



## سوال

سرخ رنگ کا لباس زنب تن کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

سنا ہے کہ مرد کے لیے سرخ رنگ کا لباس زنب تن کرنا صحیح نہیں، اس کا حکم کیا ہے؟

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

الحمد للہ:

مردوں کے لیے سرخ لباس زنب تن کرنے کے مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے، اس میں مختلف احادیث وارد ہیں، جن میں کچھ احادیث سرخ لباس پہننے سے منع کرتی ہیں، اور کچھ میں جواز پایا جاتا ہے؛ اور ان سب احادیث میں الحمد للہ جمع اور تطبیق ممکن ہے، کیونکہ شریعت کی احادیث میں حقیقتاً کوئی تعارض نہیں، اس لیے کہ ان کا مصدر ایک ہی ہے

اس مسئلہ میں راجح قول ان احادیث میں جمع اس طرح ہے:

اگر لباس میں سرخ رنگ کے ساتھ دوسرے رنگ بھی ہوں تو جائز ہے، اور صرف خالص سرخ رنگ پہننا جائز نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے

اس مسئلہ کے متعلق ذیل میں چند ایک احادیث پیش کی جاتی ہیں:

وہ احادیث جو صرف اور خالص سرخ رنگ کا لباس پہننے کی ممانعت پر محمول ہیں:

1- براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سرخ چٹائی اور ریشمی دھاگہ سے بنے ہوئے کپڑے سے منع فرمایا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5390).



2- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے سرخ کپڑے اور سونے کی انگوٹھی، اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے"

سنن نسائی حدیث نمبر (5171) علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی اسناد صحیح ہے، دیکھیں صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (1068).

3- عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے دو سرخ کپڑے پہن رکھے تھے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2731) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (3574)، اما ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے

اور اہل علم کے ہاں اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معصفر یعنی زرد رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے کو ناپسند کیا، اور ان کی رائے ہے کہ جو ٹیالے سرخ رنگ وغیرہ سے رنگے ہو اس میں کوئی حرج نہیں، جبکہ اس میں معصفر یعنی زرد رنگ نہ ہو"

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف سنن ابوداؤد (403) میں اور ضعیف سنن ترمذی (334) میں ضعیف قرار دیتے ہوئے ضعیف الاسناد کہا ہے

ب: اگر سرخ رنگ کسی اور رنگ کے ساتھ مخلوط ہو تو اس کے جواز پر دلالت کرنے والی احادیث:

1- حلال بن عامر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ:

"میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خنجر پر سرخ چادر پہننے ہوئے خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی بات آگے لوگوں تک پہنچا رہے تھے"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (3551) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداؤد حدیث نمبر (767) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور یحییٰ بن عمار کا معنی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات دہراتے تھے تاکہ لوگوں تک پہنچ جائے

2- براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے، میں نے انہیں سرخ جبہ میں دیکھا تو وہ اتنے حسین اور خوبصورت لگ رہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کبھی کوئی نہیں دیکھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5400) صحیح مسلم حدیث نمبر (4308).

3- براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی فرماتے ہیں:

"میں نے کانوں تک زلفوں والے اور سرخ جبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں دیکھا، آپ کے بال کانوں کو لگ رہے ہوتے تھے، اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا نہ تو آپ ہچھوٹے قد والے تھے اور نہ ہی لمبے قد والے بلکہ درمیانہ قد کے مالک تھے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1646) امام ترمذی کہتے ہیں اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابوالمثنیٰ اور ابو جحیفہ کی احادیث ہیں، اور یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور لہ کا معنی ہے کہ بال کانوں تک ہوں تو اسے لہ کہتے ہیں



4- براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں کی لوتک پہنچ رہے ہوتے تھے، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جبہ میں دیکھا تو آپ سے خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (4072) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3599) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداؤد حدیث نمبر (768) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

5- اور امام بیہقی نے سنن بیہقی میں روایت کی ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز اپنی سرخ چادر پہنا کرتے تھے"

حلیۃ الحمراء سے مراد یمن کی بنی ہونی وہ دو چادریں ہیں جن میں سرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں، یاسبز، اور اسے سرخ اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں سرخ دھاریاں تھیں

کئی ایک اہل علم جن میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ شامل ہیں یہی کہتے ہیں

دیکھیں: فتح الباری شرح حدیث نمبر (5400) اور زاد المعاد (137/1).

واللہ اعلم .

ہدانا عمیدی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کیسٹ